REGD NO-H-328 رجسٹر نمبر ایچ (۳۲۸)

The DAYAL MONTHLY

جلد ۲۷ بابتہ ماہ نومبر ۱۹۶۷ء شمارہ (۹)

انسان نو کا جھنڈا بلند

پرم سنت دیال فقیر چندجی مہاراج کے ست سنگ کے بچن تیوہار بیساکھی پر سنہ ۶۷ء
مانوتہ مندر ہوشیارپور میں ست سنگ سالانہ

"جھنڈا اونچا بلند ہمارا — اگم لوک میں ست گورو گاڑا"

قیمت ——— ۷۵ پیسے

پرکاشک

بھائی نند و سنگھ ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پنگل رنگ راڈ نے نیتو ساہتیہ پرکاشن منڈل
رادھا سوامی جنرل ست سنگ شنکر گڑھ (ورنگل) اے پی سے شایع کیا

فہرست مضامین

۱ سنت ست گورو یکتی
۲ مانوتا کا جھنڈا بلند رہے
۳ سنتے نہیں ہیں غافل میرے کلام کو
۴ نام کی مہما کا گیت اس کی کرتا ہوں بیدار خواب ہو
۵ منشی لال کی پیار تھنا

FAQIR LIBRARY

سنت ست گورو مکتی

اب میں بھولا رے بھائی میرے ست گورو جگت بتائی (ٹیک)

کریا کرم وچار میں چھانڈا چھانڈا تیرتھ کا نہانا
سگری دنیا بھئی سیانی میں ہی اک بورانا

نا میں جانوں سیو بندگی ۔ نا میں گھنٹہ بجائی
نا میں مورت دھری سنگھاسن ۔ نا میں پشپ چڑھائی

جو یہہ مورت مکھ سے بولے ۔ کر اشنان نہائی
پانچ ٹکا اب دیت ٹھٹھیرے ۔ ایک ہی سے لو لائی

نہ ہری ریجھے جب تپ کینے۔ نہ کایا کے جارے
نہ ہری رتے ریجھے دھوتی چھانڈے۔ نہ پانچوں کے مارے

دیا راکھ دھرم کو پالے۔ جگ سے رہے اُداسی
اپنا سا جیو سب کو سمجھے۔ تا ہی ملے انبناشی

سہیں کو شبد باد کو تیاگے۔ چھانڈے گرو گمانا
ست نام تا ہی کو ملئے۔ کہیں کبیر سُو جانا

RS

انسانیت کا جھنڈا بلند رہے

جھنڈا اونچا بلند ہمارا
اگم لوک ہے شبد پرکاش
اگم لوک کے ہم سب باسی
سُرت شبد سے مل کر کھو گئی
رادھا سوامی، ست نام۔ اناسی
آپ آپ میں آپ سمانی
پرم سنت دھاروپ فقیرا
دکھی جیو کو چرن لگایا
بھرم مٹائے ست سنگ دیکر
بیت راگ میں پرش اُمولا
جو جو جیو چرن میں آئے
ساہس ہمت اپنا دے کر
لے ست گورو کی سہایتا
انسان بن کر مانو ا

اگم لوک میں ست گورو گاڑا
سب کی آدا اور سب کی آس
شبد برہم کے انو پرکاشی
گورو سے ملکر گورو کی ہو گئی
آپ آپ میں ادبھت سوامی
نہ کہیں آنی نہ کہیں جانی
نج سروپ کے گیان میں دھیرا
آپ آپ میں آپ سمایا
سنت ست گورو وقت کے ہو کر
بانی کہکر سب کو تولا
بھوساگر سے پار لگائے
گھر پہونچایا یکتی بتا کر
گھٹ میں سادھ گورو جوگ
کرشانتی سنجوگ

"سنتے نہیں غافل گورو کے کلام کو
سنتے نہیں ہیں غافل گورو کے کلام کو
تعبیر اس کی کرتا ہوں بیدار خواب ہو
تعبیر اس کی کرتا ہوں بیدار خواب ہو"

جب کبھی میں اکیلا بیٹھتا ہوں تو اکثر سوچتا رہتا ہوں کہ یہ کام تو نے کیوں کیا ہے؟ رادھا سوامی مت میں آ کر میری ساری زندگی سادھن کرنے میں گذر گئی۔ داتا دیال نے سنسکار دیا تھا سُرت شبد یوگ کے سادھن کا عمل اور شغل کرتے کرتے میں جس نتیجہ پر آیا ہوں۔ اس کا اظہار کھلے لفظوں میں خود کر رہا ہوں سوامی جی مہاراج نے بھی یہی بات کہی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

"چلو ری سکھی مل آرت گاویں
رتو بسنت آئے پرش پرانے"

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ پرانا پرش کون ہے؟ پرانا پرش یعنی سب سے قدیم پہلا پرش کون ہے؟ عقل مانتی ہے کہ اس سرشٹی

کی رچنا شبد سے ہوئی ہے۔ ہندو شاشتر بھی شبد برہمہ کو مانتے ہیں۔
موجودہ روحانی سائینس بھی یہی بات کہتی ہے کہ اس سرشٹی کی رچنا
شبد اور پرکاش یعنے (LIGHT AND SOUND) سے ہوئی
ہے۔ آپ نشد بھی یہی بات کہتے ہیں۔ پھر آدپرش پرانا کون ہے
جو اپنی آدا اور اصلیت کا پتا خود ہی دیتا رہتا ہے۔ داتا دیال کا
کلام ہے۔

"MAN IN THE BIGNING AND MAN AT THE END"

رچنا کے ابتداء میں (شبد پرش) انسان ہی تھا۔ اور رچنا
کے ختم پر بھی انسان ہی (شبد پرش) رہے گا۔ اس انسان کی پیدائش
شبد سے ہوئی ہے۔ شاشتروں میں ذکر آتا ہے۔ آکاش۔ پانی۔
مٹی۔ یہہ سب تتو ہیں۔ ہوا سب سے پہلے آکاش تتو ہے۔ آکاش
آکاش کا گن شبد ہے۔ اس واسطے سب سے پرانا پرش شبد
کرنے والا انسان ہی ہے۔ جو پہلے پرگٹ ہو کر جو اپنے نج گھر کا پتا
آپ خود ہی دیتا ہے۔ اسی پرش کو سنتوں نے ست پرش کہا ہے
یہہ زندہ ہستی ہے جس سے زندگی ملتی ہے۔ پھر ہمارا آد کیا ہے۔ ہمارا
آد شبد ہے۔ اور شبد ہی پرش ہے۔ جو آواز دیتا رہتا ہے۔
گورو نام ہے آواز دینے والے کا۔ پرکاش کرنے والے کا۔ جتانے
والے کا۔ اور بھرم اگیان کے دور کرنے والے کا بانی کہتی ہے۔

"الکھ اگم کا بھید ناؤں ۔۔۔ رادھا سوامی نام دھراؤں"

رادھا سوامی کیا ہے ؟

" رادھا آدسُرت کا نام سوامی آدشبد پہچان "

ہماری آدا وستھا جو سب سے پہلے (ENERGY) طاقت یعنی نیچے اترتی ہے ۔ اس کا نام ہے رادھا ۔ اس خیال سے ہم سارے آدمی سُرت ہی کے روپ تو ہیں اور شبد سے نکلے ہوئے ہیں۔ اگر ان سب کو رادھا سوامی یعنے (انسانِ کامل) کہا جائے تو کوئی ہرج کی بات نہیں ہے ۔ بلکہ یہہ حقیقت کی بات ہے ۔

"سُرت شبد کی ریل چلاویں جیو چڑھائے اگم پور دھاویں"

میں نے انسان یتو کا جھنڈا کیوں کھڑا کیا ہے؟ اصل میں ہمارا آد تو شبد ہی ہے ۔ سُرت شبد کے میل سے جو چیتن کی دھار پھوٹتی ہے وہ ہر انسان کا آدھے ۔ مگر چونکہ ہم سارے لوگ اپنی آد اور اصلیت کو بھول گئے ہیں ۔ بھرم میں پڑ کر یہاں کوئی ہندو بن گیا ہے ۔ کوئی سکھ بن گیا ہے ۔ کوئی مسلمان بن گیا ہے ۔ کوئی جین ۔ تو دھ یا رادھا سوامی بن گیا ہے ۔ کوئی بیا بیا بن گیا ہے ۔ کوئی آگرہ یہ بن گیا ہے کوئی ساون آشرمیا بن گیا ہے ۔ کوئی ہوشیار پوریا بن گیا ہے ۔ یہہ سب کے سب اپنی اصلیت کو بھول گئے ہیں ۔ یہاں نہ کوئی ہندو ہے ۔ نہ سکھ ہے ۔ نہ مسلمان ہے ۔ نہ عیسائی ہے ۔ نہ بودھ ہے نہ جین ہے ۔ نہ پنتھائی ہے ۔ بلکہ اصلی چیز تو شبد ہے ۔ اور اس شبد کے چیتن کی دھار ہے ۔ ہم سب لوگ اپنے اگیان سے شبد سُروپی گورو کو نہ

مان کر۔ فقیر چند کو۔ بابا ساون سنگھ کو۔ سنت کرپال سنگھ کو۔ رام
کو۔ کرشن کو۔ محمد صاحب کو عیسیٰ مسیح کو اور بدھ دیو کو اپنے
اگیان اور جہالت سے گورو ماننے لگ گئے ہیں جس کا نتیجہ اب جو
نکلا ہے۔ وہ بھارت ورش خوب جانتا ہے۔ اور ساری دنیا نے
اس نتیجہ کو کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ یا آگے چل کر اور بھی دیکھے
گی۔ تم سب لوگ خوب سوچ سمجھ کر دیکھو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ وہ میرے
بس کی بات نہیں ہے۔ میں ۱۹۰۵ء میں پرن کیا تھا کہ جو کچھ مجھکو
اس راستے پر چلنے سے یا رادھا سوامی مت کے عمل شغل اور ابھیاس
کرنے سے ملیگا۔ وہ میں سارے سنسار کو بتا جاؤنگا کہ رادھا سوامی مت
سے مجھے کیا ملا ہے؟ مجھے سچی سمجھ ملی ہے۔ سچا تو یک ملا ہے۔
سچا گیان ملا ہے۔ اس گیان کا نام ہے۔ اگم۔ اگم کہتے ہیں اصلی
گیان کو سنسار کے کلیان کے ہیتو چونکہ میرے ذمہ ڈیوٹی لگی ہوئی ہے
داتا دیال کا حکم ہے۔

"تیرا روپ ہے ادبھت اچرج تیری اُتّم دیہی
جگ کلیان جگت میں آیا پرم دیال سینہی"

جگت کا کلیان اگر ہو سکتا ہے تو صرف اس بات سے ہو سکتا ہے کہ منشیہ
کو یہ پتہ لگ جائے کہ انسان کیا ہے۔ ؟ ہم سب کے سب جتنے
منشیہ ہیں یا انسان ہیں سُرت سروپی جیو ہیں۔ اور شبد کے چیتن کی
دھار سے نکلے ہوئے ہیں۔ چونکہ ہم کو اس کا گیان نہیں ہے اس

گیان کے دینے کے لئے گورو نانک پرم سنت۔ کبیر صاحب
اور دیال رادھا سوامی صاحب آئے ہیں۔ ہندو شاستروں کے
مطابق دھرم کیا وستو ہے۔ جس پر ہم سب کو چلنا ہے۔ یدھشٹر نے یکش
کو جواب دیا تھا کہ جس راستہ پر ہمارے مہاپرش پچھلے وقت سے
چلتے آرہے ہیں۔ وہی ہمارا دھرم ہے۔ ہر ایک یگ کا دھرم الگ
الگ ہوتا ہے۔ ست جگ کا دھرم اور ہے۔ تریتا کا دھرم اور ہے
دُواپر کا دھرم اور ہے اور کلجگ کا دھرم اور ہے۔ تو اس کلجگ
میں جو مہاپرش گذرے ہیں۔ وہ ہیں پرم سنت کبیر صاحب۔ گورو
نانک صاحب اور دیال رادھا سوامی صاحب یا دیگر سنت مہاتما دادو
صاحب، پلٹو صاحب وغیرہ کیونکہ ان سب میں مکھیہ ہیں۔ تین اس لئے
میں ان تینوں کا نام لے رہا ہوں۔ رام تریتا میں ہوئے ہیں بھگوان
رام کی لائن پر اس وقت کوئی بھی شخص چل نہیں سکتا ہے کیونکہ اس
یگ کا دھرم ختم ہو چکا ہے۔ کرشن بھگوان دُواپر میں ہوئے ہیں
ہمارے پرانے رشی منی سب ست جگ میں ہوئے ہیں یا تریتا میں
ہوئے ہیں یا دواپر میں ہوئے ہیں۔ ان کا چلایا ہوا دھرم پورن روپ
سے اب چل نہیں سکتا ہے تم عملی پہلو سے خود ہی اسے سوچ سمجھ دیکھو!
یہہ کلجگ کا دور ہے۔ ہمارے لئے پرانا دھرم اب ناقابل عملی
(PRACTICAL LIFE) ہو چکا ہے۔ اب یہہ دھرم
میں آ نہیں سکتا ہے۔ ہمارے یگ کا دھرم ہے جسے پرم سنت

کبیر صاحب نے گورو نانک صاحب نے یا رادھا سوامی صاحب نے بتلایا ہے خواہ تم اِس دھرم کو نام یوگ کہہ لو یا سرت شبد یوگ کہہ لو پھر کلجگ کا دھرم کیا ہے؟ صرف نام یوگ ہی کلجگ کا دھرم ہے تلسی داس جی مہاراج کا کلام ہے۔

"کلی کیول ایک نام آدھارا ویدشاستر سُرتی مت سارا"

اس یگ میں صرف نام کی مہما ہے۔ پھر نام ہے کیا؟ اس دنیا میں پنچ شبد ہی اصلی نام ہے۔ ہماری ابتداء کہاں سے ہوئی ہے؟ شبد سے ہوئی ہے چونکہ شبد کا سادھن کرتے کرتے میں اس نتیجہ پر آیا ہوں۔ اس لئے نام کی مہما کا گیت میں رات دن گاتے رہتا ہوں سُرت شبد کی مہما رادھا سوامی مت نے بہت گائی ہے۔ آپ سنتوں نے بھی گایا ہے داتا دیال مہرشی جی نے بھی گائی ہے۔ میں نے سُرت شبد یوگ کا ابھیاس ساری زندگی کرتا رہا ہوں اور اب بھی کرتا رہتا ہوں۔ پوچھتا ہوں میں اپنے آپ سے کہ اے فقیر! اس ابھیاس سادھن سے تجھ کو کیا ملا ہے؟ سُرت کو شبد میں لگاتے لگاتے کیا ملا ہے؟ ایک تو ملا ہے آنند۔ خوشی اور پرسنتا جس کا ذکر پہلے شبد میں خود آیا ہے۔

"دیئوری سکھی موہے اُمنگ بدھائی ایا میرے آنند اُر نہ سمائی"

سادھن ابھیاس کرنے سے انسان کو کیا ملتا ہے؟ صرف آنند ملتا ہے خوشی ملتی ہے۔ جنھوں نے ابھیاس نہیں کیا ہے۔ وہ اس آنند کا

یہہ پہچان ہے سُرت شبد یوگ کے ابھیاس کی۔ شاغل کے چہرے سے ہمیشہ نور برستا رہتا ہے۔ کیسا نور ہوتا ہے وہ اس کو میں بیان نہیں کر سکتا ہوں۔ تم چھوٹا بچّہ دیکھتے ہو!

چھوٹا بچّہ چھ مہینہ کا ہو یا سال بھر کا ہو۔ وہ بچّہ پلنگ پر پڑا ہوا ہوتا ہے تما اس کے چہرے کو دیکھ کر کتنی خوشی ملتی ہے ہم کو سنت کی پہچان یہہ ہے کہ اس کی صورت شکل کے دیکھنے سے اس کے درشن کے کرنے سے تم میں خوشی آجاتی ہے تم کو آنند ملتا ہے۔ بڑی پرسنتا حاصل ہوتی ہے۔ اگر یہ بات نصیب ہوتی ہے۔ تب تو وہ ست پرش سنت مہاتما ابھیاسی ہے۔ عامل ہے اور کرنی والا ہے۔

اس جگہ کا دھوم کیا ہے؟ صرف سُرت شبد یوگ۔ اسُرت شبد یوگ میں نے بھی کر لیا ہے۔ پھر بنا کیا اس سادھن ابھیاس سے ایک آنند ہی لیا ہے میں نے اور تو کچھ نہیں لیا ہے۔ اگر کچھ لیا ہے۔ تو بتلاؤ۔ اس کے بعد پھر جو جیون کی یاترا آتی ہے۔ یا ہم جو سنسار میں وِچرتے رہتے ہیں اس کو کس طرح سے ونیت کریں۔ یا ہم یہہ زندگی کس طرح کاٹیں چونکہ شاغل کو اپنی سرت کا خود ہی خیال ہوتا ہے کہ میں شبد مرید ہوں تو اس کے انتر سے ویسے ہی نیک جذبات اور شُدھ خیالات ابھرتے رہتے ہیں۔ اور پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ان سارے خیالات کے اوپر اس کو کنٹرول رہتا ہے یا قابو رہتا ہے۔ جو اس کے من کے شُدھ وچار ہیں۔ وہی نیک خیالات ہوتے ہیں ـــ

جو اس کے من میں سدا اٹھتے رہتے ہیں۔ وہ خیالات اس کو چلت نہیں ہونے دیتے۔ من کے خیالات کا وچلت نہ ہونا ہی مانوتہ یا انسانیت ہے۔

ہمارے من میں جو خیالات سدا اٹھتے رہتے ہیں۔ ہماری سُرت کو اس کا پورن علم ہے اور گیان ہے۔ ہم آدمی یعنے ابتداء میں سُرت شبد ہی تو ہیں۔ ہمارا آدشبد ہے۔ پرم تو ہمارا شبد ہے۔ بھگوان جو ہمارا ہے۔ رام جو ہمارا ہے۔ مالک کُل جو ہمارا ہے۔ پرماتما جو ہمارا ہے۔ وہ شبد سُروپ ہے۔ باقی جو کچھ بھی ہے۔ اس کی دھاروں سے نکل کر اس کا کھیل ہی ہے۔ ہم اپنے نج سروپ میں استھر رہتے ہوئے اس سنسار کے کسی بھی چکر میں نہیں پھنستے ہیں۔ دوسرے معنوں میں من۔ چت۔ بدھی اور اہنکار کو اپنے کنٹرول میں کر رکھنا ہی مانوتہ یا انسانیت ہے۔ اس لئے میں نے یہہ آواز اٹھائی ہے کہ "انسان بنو" لئے انسان تو ہندو نہ بن۔ مسلمان نہ بن۔ سکھ نہ بن عیسائی نہ بن! بلکہ تو "انسان بن" اور اپنے آپ کو جان لے اور اپنے روپ کو پہچان لے۔ تو اپنے نج سروپ کا گیان حاصل کرلے تو شبد سروپی برہم ہے۔ تیرا اپنا نج روپ ہی شبد ہے۔ تو اس شبد میں سکونت رکھتے ہوئے یا ٹھہرتے ہوئے اس سنسار میں برابر وچرتا رہ تو اپنے خیالات میں کبھی نہ پھنس! اسی لئے میں نے یہہ جھنڈا مانوتہ کا یا انسانیت کا بلند کیا ہے۔ یہہ جھنڈا صرف ایک ظاہری نشان ہی تو ہے اصلی

جھنڈا تو ہمارے من کی ورتی کا ہے ۔ جو اپنے انتر میں سدا لہراتا یا بلند
رہتا ہے ۔ ہماری سُرت کا لگاؤ ہمیشہ شبد کے ساتھ رہتا ہے ۔ یہہ شبد
ہی مالک کُل کا اصلی سروپ ہے ۔ اس کا مطلب یہہ ہے کہ ہماری
سرت کا جھنڈا ہمیشہ ہی چڑھا ہوا بلند رہتا ہے ۔ سمجھ رہے ہو دُرگا
داس ! میں کیا کہہ رہا ہوں یہہ میری زندگی کا اصلی انبھو ہے اور
انسانی تجربہ کا نچوڑ ہے ۔ میں اِس خیال کو دینے کے لئے چونکہ میری
ڈیوٹی لگی ہوئی تھی ۔ میں سیوک ہوں ۔ میں سپاہی ہوں ۔ میں نے
ایک سپاہی کا کام کیا ہے ۔ گورو کا حکم ماننا ہی شِشیہ کا کرتب
ہے ۔ گورو نے حکم دیا تھا کہ " سنتوں کی تعلیم کو بدل جانا " میں اس
حکم کو بجا لا رہا ہوں اور پُورن ریتی سے اس کا پالن کر رہا ہوں کامیابی
ہو یا ناکامیابی اس کا میرے دل پر کچھ بھی خیال نہیں ہے ۔ میں ایک
سیوک ہوں ۔ میں ایک سپاہی ہوں ۔ نشکام کرم کرنا میرا اپنا کرتب ہے
گورو کا حکم ہے تم لوگ توجہ دے کر اسے سن لو ۔

کیا حکم ہے ۔

" ست سنگ دھارا نت ہی بہاویں ۔ رادھا سوامی چھن چھن گاویں
اُمنگ اُمنگ سے بھینٹ چڑھاویں ۔ کال جال دکھ دور بہاویں "
ست سنگ کرتے رہنے سے کال جال کا دُکھ آپ ہی آپ
دور ہو جاتا ہے ۔ اگر ست سنگ کر کے آپ لوگ اصلی بات کو یا اصلی
بھید کو سمجھ جاؤ گے جس کو تم پوجنا چاہتے ہو وہ تم سے یا الگ باہر

کبھی نہیں ہے۔ وہ تمہارے اپنے ہی انتر میں موجود ہے۔ یہہ تجربہ میں نے اپنی زندگی میں حاصل کر لیا ہے۔ میں بھی ابتدائی زندگی میں اپنی اُمنگ کو بڑھا بڑھا کر باہر مکھی ہوتا رہا تھا۔ میں نے اپنی اُمنگ کو داتا دیال کے شریر کے ساتھ لگا رکھا تھا۔ باہری گورو کے ساتھ جوڑ رکھا تھا۔ آرتی کرتا تھا۔ پریم کرتا تھا۔ پھول چڑھاتا تھا۔ گلے میں ہار ڈالتا تھا جب میں کبھی دُکھی ہوتا تھا تو داتا دیال کو یاد کرتا تھا۔ وہ لاہور میں ہوتے تھے یا رادھا سوامی دھام میں ہوتے تھے۔ میں ان کو برابر یاد کرتا تھا۔ ان کو یاد کرنے سے میرا دکھ دور ہو جایا کرتا تھا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ داتا دیال نے مجھ پر بڑی دیا کی ہے۔ گورو بدوی مجھ کو دیکر میرا سارا اگیان مٹا دیا ہے۔ "اب مٹ گیا ہے میرا اگیان سارا" جب تم لوگ مجھے یاد کرتے ہو یا دور دیش کے لوگ یاد کرتے ہیں۔ ان کے انتر میں میرا روپ پرگٹ ہو کر ان کا کام بنا جاتا ہے۔ مگر میں وہاں پر نہیں ہوتا ہوں تو اس سے مجھ کو یہہ یقین ہو گیا ہے۔ کہ آرتی پریم اور اُمنگ کہاں کرنی چاہئے۔ وہ اپنے انتر میں کرنی چاہئے۔ اپنے آپ میں استھر ہونا ہی۔ سرت کے جھنڈے کو بلند چڑھا دینا ہے۔ جب تم کسی کو یاد کرتے ہو یا پرارتھنا کرتے ہو۔ تو تمہاری سُرت کا جھنڈا خود بخود تمہاری کھوپری کے اوپر چڑھ جاتا ہے۔ اس کو بولتے ہیں۔ جھنڈا چڑھانا۔ کیا بات اب بھی تمہاری سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ یہہ کام میں نے اس لئے کیا ہے کہ اس وقت مذہبی دنیا کے لوگ اپنے اگیان

کی وجہ سے خدا کو۔ رام کو یا بھگوان کو یا مالک کُل کو مندر میں یا
گُورودُوارے میں سمجھتے ہیں یا مسجد میں سمجھتے ہیں یا بیاس میں سمجھتے
ہیں یا آگرہ میں سمجھتے ہیں۔ یا جمنا گنگا میں سمجھتے ہیں یا گوداوری اور
نربدا میں سمجھتے ہیں۔ یہہ بات بالکل غلط ہے۔ اور جھوٹ اس بھرم کا
نتیجہ یہہ ہوا کہ مسلمانوں کا خدا جو اُن کے انتر میں رہتا ہے۔ ہندوؤں
کا رام جو ان کے انتر میں رہتا ہے۔ جینوں کا تیر تھنکر جو اُن کے انتر میں
رہتا ہے۔ بودھوں کا بدّھ بھگوان جو ان کے انتر میں رہتا ہے۔ اس
جہالت اور اگیان کی وجہ سے بھارت ورش میں کیا کچھ نہیں ہوا
ہے۔ ہندوستان کے (PARTITION) میں کیا کچھ نہیں
ہوا ہے۔ (VIETNAM) کی لڑائی میں کتنے بودھ مارے
گئے ہیں۔ (JEWESS) اور کرسچین (CHRISTLAIN
لوگوں میں کتنے خون ریزیاں ہوئیں ہیں۔ اس بھیانک خیال کو
دیکھ کر کے میں نے اِس کلجگ میں اِس رہسیہ کو جس کو کبیر صاحب
نے نانک صاحب نے رادھا سوامی دیال صاحب نے اشارہ،
اشارہ میں ظاہر کیا ہے۔ میں نے اِس کو کھول دیا ہے۔ یا کھول کر
بتلا دیا ہے (BE MAN) کا یا انسانیت کا جھنڈا کیوں کھڑا
کیا ہے۔ بیساکھی کا ست سنگ ہوا۔ میں نے کھول کھول کر کتنی
باتیں آپ لوگوں کو بتلائی ہیں۔ سنت کرپال سنگھ جی مہاراج
کے سامنے۔ ہری بابا کے سامنے۔ یہہ سب لوگ گورو ہیں۔ قائم

بزرگ ہیں۔ اصلی بات کو پردے میں رکھا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ ہمارے آپس میں ملاپ یا اتحاد نہیں قائم ہوا ہے کوئی بابا فقیر کا چیلا بنا رہا۔ اور اس کے گن گاتا رہا۔ کوئی بابا ساون سنگھ جی مہاراج کے گن گاتا رہتا ہے۔ کوئی مہرشی جی مہاراج کے گن گاتا رہتا ہے۔ کوئی کرپال سنگھ جی مہاراج کے گن گاتا رہتا ہے ہمارا آپس میں اتحاد یا میل کبھی نہیں ہوا ہے میں نے یہہ کام صرف انسانیت کے خاطر کیا ہے یا (UNITY OF HUMANITY) کے خاطر کیا ہے۔

اِس بیساکھی کے موقع پر وششٹ کو میں نے (INITIATE) کیا ہے وہ سناتن دھرم کا ہے۔ تم نے سنا ہوگا۔ میں نے لفظ رادھا سوامی اس کو نہیں بتلایا ہے۔ اب رادھا سوامی مت والے کہیں گے کہ یہہ شخص فقیر رادھا سوامی مت سے بمکھ ہو گیا ہے میں بمکھ نہیں ہوا ہوں۔ بلکہ تم سارے لوگ خود ہی بمکھ ہو رہے ہو۔ کیونکہ تم کو رادھا سوامی لفظ کے اصلی معنوں کا پتہ نہیں ہے رادھا سوامی صرف سرت شبد یوگ یا میل ہے۔ میں نے اس کو شبد برہمہ کا بھید دیا ہے۔ یہہ سب لفظوں کے ہی ہیر پھیر ہیں۔ اس لئے میں نے انسانیت کے جھنڈے کو یا (BE MAN) کے جھنڈے کو کھڑا کیا ہے۔ تاکہ مالو جانی۔ اگر بھگوان کو منظور ہے۔ اگر سنسار کا اصلی کلیان ہونا ہے۔ اگر ہم سب لوگوں کو بڑا دیا تباہ نہیں ہونا ہے

یا ناش نہیں ہوتا ہے۔ تو یہہ تعلیم جو مانوتہ کی ہے۔ انسانیت کی ہے یا اصلیت کی ہے۔ یہہ ہی ہمارا آدشبد ہے۔ ہمارا روحانی آدسائنس کے مطابق شبد اور پرکاش ہے یاد (LIGHT AND SOUND) ہے۔ ہندو شاشتر بھی یہی بات کہتے ہیں کہ ساوتری کا تم درشن کرو۔ ساوتری سورج ہے۔ اور مسلمانوں نے بھی وہی بات بتلائی ہے۔ شمش یا سورج کو اپنے انتر میں دیکھو۔

" اول اللہ نور پایا۔ قدرت کے سب بندے "

حضرت محمدؐ صاحب کو خدانے اپنے نور سے ہی پیدا کیا ہے۔ کیا تمہاری پیدائش نور سے نہیں ہے۔ جو حضرت محمدؐ صاحب ہیں۔ وہی تم لوگ ہو۔ ایک ہی تتو ہے۔ جو سب جگہ زمین سے آسمان تک ... دیا یک اور محیط کل ہو رہا ہے۔ اِس اگیان کو مٹنے کے لئے ... ں نے یہہ کام کیا ہے۔ گورو بانی کہتی ہے۔

ایسے سمرتھ پُرش اَپارا
درشن جوڑ رہوں داس آدھارا
پل پل کھٹکت برہ کراری
جس ہولت کوئی سیل کٹاری
بن دیکھے دیدار نہ مانوں
جگ سنسار سبھی وِش جانوں

امرت کنڈ روپ رادھاسوامی
اچھوں چھن چھن میں من مانی
بن رادھاسوامی موہے کچھ نہ سوہاوے
چارلوک میرے کام نہ آوے
گیان دھیان اور جوگ ویراگا
تجھ سمجھ کر ان کو تیاگا
میں تو چکور چندر رادھاسوامی
درشن پرشن کر رہوں انامی

وہ رادھاسوامی کون ہے! ایک تو باہر میں گیان گورو روپ
وہ ہماری پہلی (STAGE)ہے جس کو باہر
پریم کرنے کی عادت نہیں پڑی ہے۔ وہ انتر میں کبھی پریم نہیں
کرسکتا ہے۔ مگر باہر کا روپ ہمیشہ قائم نہیں رہتا ہے۔ کہاں گئے
سوامی جی مہاراج! کہاں گئے۔ کبیر صاحب! کہاں گئے حضور
مہاراج! کہاں گئے داتا دیال! میں بھی ایک دن چلا جاؤنگا
تو میں باہر کے گورو سے پریم کرتے ہوئے تم کو اپنے انتر میں
جو اصلی رادھاسوامی دیال کا سروپ ہے۔ اس کو دکھلا رہا ہوں
رادھاسوامی دیال کا سروپ کیا ہے۔ بانی کہتی ہے۔
"سیت سنگھاسن چھتر براجے   انحد شبد غیب دھن گاجے"

"پرکاش ہے تمہارے انتر میں اور اس میں شبد کی دھنی ہو رہی ہے"
جس کے بھاگ میں یہہ بدا ہوتا ہے وہی اس دھن کو سنتے ہیں۔ دوسرا
کوئی شخص سن نہیں سکتا ہے۔ اگر انسان کسی کامل پرش کا ست سنگ
کرتا رہے۔ اور اس کے ست سنگ سے سمجھ میں اصلی بات تمہارے
آجائے تو وہ بہت حد تک بے شک کامیاب ہو سکتا ہے۔ میرا جیون
یہی بتلا رہا ہے۔ تو "میں نے ست سنگ کیا ہے اور ابھیاس کیا ہے۔"

میں چکور چندر رادھاسوامی
نہیں بھاوے ست نام۔ انامی
بن جل مچھلی زندہ پاوے
کمل بنا الی کیوں ٹھہراوے
سو انتی بنا جس پپہا ترسے
ست بیوگ جاتا نہیں سہرسے
اس اس حال بھیا اب میرا
کاسے برلوں۔ کوئی نہ ہیرا
دان دیں تو دیں رادھاسوامی
اور نہ کوئی ایسا انتر یامی
ایسی بھکتی ہوئے یک رنگی
کاٹے بندھن۔ من بہو رنگی

رادھاسوامی۔ رادھاسوامی نت میں گاؤں
چرن لشرن میں ہئے امگاؤں
کہاں لگ برنؤ مہر آپا را
دِن دِن ہووت موج نیارا
جگت جیؤ کیں سمجھے لیلا
دیکھ دیکھ منس چیت شیلا
اب کے داؤں پڑا مورا سنجی
جب آیو رادھا سوامی شرنی
کھل گئے بھگتی۔ پریم بھنڈارا
کوٹن جیؤ کا ہوئے اودھارا
جہونرس دھوم پڑی اب بھاری
کال نگر مانو دہیں اُجاڑی
سوامی دیال موج ایسی دھاری
دین ہین کو لین اُباری

دیکھو وہاں شبد آیا ہے۔ منس چیت شیلا اشیل کہتے ہیں شانتی کو محبت سے یا ست سنگ سے یا اس گیان کہ ہمارا مالک کل کہاں رہتا ہے ہم کو شانتی ملتی ہے اور باقی جو کچھ ہے یہہ سب من ہی کا کھیل ہے یا کال کی رچنا ہے۔ انسان کو شانتی

کہاں ملتی ہے یا رس کہاں ملتا ہے۔ اپنے انتر میں ابھیاس کرنے سے یا اپنے انتر میں ٹھہر جانے سے تم لوگ میرے ست سنگ میں آتے رہتے ہو۔ تم کو میری باتوں سے یا میرے درشن سے کیا شانتی نہیں ملتی ہے؟ اگر نہیں ملتی ہے تو یہ میرا اپنا قصور ہے۔ تمہارا قصور نہیں ہے۔ اس باہری جگت میں یا جاگرت اوستھا میں اصلی شانتی جو ہے۔ وہ اُس ست گورو سروپ سے پریم کرنے میں ہے۔ جو تمہارے انتر میں آپ خود موجود ہے اس کا نقشہ باہر میں آتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جس فقیر کی صحبت سے تم کو تسکین قلب نہیں حاصل ہوتا ہے۔ اور شانتی نہیں ملتی ہے تو وہ فقیر فقیر نہیں ہے۔ فقیر کی پہلی پہچان یہہ ہے کہ اس کے پاس جس خیال کا آدمی جائے۔ وہ اس خیال کے ساتھ متفق ہو کر اس کو شانتی دیتا ہے۔ جیسا بیساکھی کے ست سنگ پر دشٹ آیا۔ سناتنی آئے اور دیگر لوگ آئے۔ رادھا سوامی مت میں اور دوسرے لوگوں میں صرف لفظوں کے ہی جال، کا جھگڑا ہے۔ جس کے سبب ملک میں دن بدن دولش بڑھتا جا رہا ہے۔ میرے ست سنگ میں سب لوگ خوش رہتے ہیں۔ کیوں خوش رہتے ہیں کیونکہ میں نے اُن کے ہم خیال ہو کر ان کو اصلی گھر کا بھید دے دیتا ہوں۔ یہہ کوئی ضروری بات نہیں ہے کہ ایک آدمی شبد رادھا سوامی کو اپنے اگیان کے بس میں آکر اچھا نہیں سمجھتا ہے تو پھر اس کو خواہ مخواہ کے لئے

یہہ لفظ رادھا سوامی کیوں بتلایا جائے ۔ وقت آئے گا ۔ جب وہ آپ خود ہی سمجھ جائے گا اس وقت پھر وہ اس میں کوئی بھید نہیں سمجھے گا ۔ سب لوگوں کی کوشش تو یہی ہو رہی ہے ۔ گاندھی جی نے کیا کیا! وہی ایشور ۔ وہی اللہ ۔ وہی رام ! ایسے ایسے شبدتم لوگ ریڈیو پر روز سنتے ہو ۔ یہہ تو خود ہی وقت کی ضرورت ہے یہہ (DEMAND OF THE DAY) ہے بڑی ضرورت اس وقت ملک کی اصلی مانگ سارے عوام میں یہہ ہے کہ ان کے بھرم اور تشنگاؤں کو دور کر کے پانی کے جال سے ان کو پوری طرح نکال کر ایک کامن پلاٹ فارم پر ان کو لایا جائے تاکہ ہمارا دیش اور یکشبات یک لخت پورا جاتا رہے ۔ اس لئے میں نے ان مذہب اور پنتھوں کو چھوڑ کر صرف سنت مت یا رادھا سوامی مت کا پرچار کر رہا ہوں ۔ پھر رادھا سوامی مت کیا ہے !

"رادھا آدسُرت کا نام ۔ سوامی آدشبد پہچان"

ان لفظوں کے جو اصلی مفہوم ہیں ۔ میں ان کا پیرو کار ہوں ۔

رادھا سوامی مت جو ظاہری لفظوں میں بیان کیا جاتا ہے ۔ میں نہ بھی ہو کر اس وقت کہہ رہا ہوں کہ ان لوگوں کو رادھا سوامی مت کی اصلی تعلیم کا بالکل علم نہیں ہے ۔ رادھا سوامی مت کیا ہے ؟ وہ نہیں جانتے ہیں ! یہہ ان کا قصور نہیں ہے ۔ اکثر جیو اس مت کے سمجھنے کے یوگیہ ہی نہیں ہیں جو لوگ یوگیہ ہیں گورو مہاراج

ان کے ساتھ صاف بیانی سے کام نہیں لیتے ہیں۔ ان کو ڈر ہے کہ ان کی پرنالی کہیں ٹوٹ نہ جائے۔ اس لئے وہ صاف صاف باتیں نہیں کہتے ہیں۔ رادھا سوامی دیال کے مت کا سیوک ہوں مگر میں نے اس بیساکھی کے ست سنگ پر جو کچھ وششٹ کو آدیش دیا ہے۔ اس سے اکثر لوگ مجھے رادھا سوامی مت کا نہیں سمجھتے ہیں۔ اب میرے بھاشن کو رادھا سوامی مت والے۔ آگرے والے یا دیگر لوگ مجھے پنتھ بھرشٹ سمجھتے ہیں کہتا ہوں کہ میں پنتھ بھرشٹ نہیں ہوں۔

جیوؤں کا اصلی ابھار ایک طریقہ سے نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ جیوؤں کی پرکرتی جدا جدا اور الگ الگ ہوتی ہے۔ کسی کو کسی طریقے سے اور کسی کو کسی طریقے سے ابھارا جاتا ہے۔ دنیا کا ابھار تم دیکھتے نہیں ہو۔ جب ملک میں مسلمانوں کا راج تھا۔ مجھے یاد آتا ہے قاضی کے گھر ہمارے گاؤں میں ہوتے تھے اگر کسی وقت ہم ان لوگوں سے چھو جاتے تھے تو ہماری ماتائیں کہتی تھیں کہ تو بھرشٹ ہو گیا ہے اور ہم کو نہلاتی تھیں ہم کو نہلا کر وہ شدھ کرتی تھیں۔ اس وقت بات میری سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ کیا وہ لوگ انسان نہیں تھے مگر ہماری ماتاؤں کو یہ گیان نہیں تھا۔ وہ ٹیکی تھیں کوئی یہاں ہندوازم کا ٹیکی ہے کوئی اسلام ازم کا ٹیکی ہے۔ کوئی رادھا سوامی مت کا ٹیکی ہے۔ کوئی نانک مت کا ٹیکی ہے۔ کوئی بدھ مت کا ٹیکی ہے۔ کوئی

جیون مت کا ٹیکی ہے۔ تو یہہ سب ٹیک کون دور کرتا ہے۔ جو کوئی کامل پرش ہوتا ہے۔ کون کامل پرش ہوتا ہے۔ پہلی کڑی اس شبد کی ہے

"چل ری سکھی مل آرت گاوین رتو پنت آئے پرش پرانے"

پورن پرش پرانا جو ہوتا ہے۔ پرانا پورن پرش جانتے ہو۔ کون ہوتا ہے۔ جو آدی گھر دھام سے آپ آیا ہوا ہے۔ وہی اصلیت کا گیان دیتا ہے۔ اس لئے گورو کی مہما بھاری ہے۔

بانی کہتی ہے:۔

"گورو کھوجو ری۔ جگ میں دُرلبھ رتن یہی"

جب جب دھرم کی ہانی ہوتی ہے۔ گیتا کہتی ہے شری بھگوان کرشن کہتے ہیں کہ میں اکثر آیا کرتا ہوں۔ جب جب اگیان کا اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اس وقت اس پورن مالک کُل کی دھار گورو کے سروپ میں پرگٹ ہوا کرتی ہے۔ تاکہ جیوؤں کا اگیان سارا دور ہو جائے۔ اس وقت بھارت ورش میں اس تعلیم کی سخت ضرورت ہے۔ جو میں آجکل دے رہا ہوں۔ اگر ایک شخص سُرت شبد یوگ کا ابھیاس کرتا ہے۔ مگر وہ رادھاسوامی نام نہیں لیتا ہے۔ مگر وہ سُرت شبد یوگ کا ابھیاسی ہے۔ اپنے اِشٹ کو وہ شبد برہم کہتا ہے یا کوئی اور نام دیتا ہے۔ اس کا من اور اندریاں ساری اس کے قابو میں ہیں وہ اصول پر قائم ہے۔ میں ایسے شخص کو رادھاسوامی مت کا سمجھتا ہوں میرے یہاں مذہبی تعصب نہیں ہے۔ متوں کا پکش پات نہیں ہے

ایرشا۔ دویش نہیں ہے ۔ حدبندی کسی قسم کی نہیں ہے ۔ میں خ
بے حدُ دونوں سے نیارا اور پرے کا رہنے والا یونیگی پرش ہوں
ڈِسٹرِبیوٹی ہے ۔ اس لئے میں یہہ کام کر رہا ہوں ۔

" میں کنکر اُن چرنوں دا سا   سب جیووں کو دیووں دِلاسا"

یہہ حضور مہاراج کی بانی ہے ۔ وہ کہتے ہیں ۔ سب جیووں کو میں
دیتا رہتا ہوں ۔ وہ دِلاسا کیا ہے ؟

" باندھ سُرت چرنوں میں راکھو ۔ اگم ۔ اپار ۔ انامی رس چاکھو"

میں پہلے بھی کہا تھا کہ گورو کے چرن پرکاش ہیں ۔ اگر آج مجھکو
رادھاسوامی مت کی تعلیم میں سچائی نہ دکھلائی دیتی تو میں یہہ
شخص ہوتا جو اس مت کے برخلاف آواز اٹھاتا ۔ حضور مہاراج جی
یہہ بانی ہے ۔ رائے سالگرام صاحب بہادر آگرے کے میرے د
دیال کے گورو دیو ہیں ۔ وہ پریم بانی میں لکھتے ہیں ۔ سنت ست گو
کون ہوتا ہے ۔ وہ کہتے ہیں ۔ سنت ست گورو کیول رادھاسوامی د
شبد سروپ ہیں ۔ ان کے چرن پرکاش ہیں ۔ تو سُرت کو کہاں لگھنا چا
گورو کے چرنوں میں رکھنا چاہئے ۔ کس چرنوں میں جو تمہارے انتر
پرکاش سروپ ہیں ۔ میں وشسشٹ کو کل خط لکھا ہے ۔ ہندو ما نے
ہیں ۔ شبد برہمہ کو برہمہ کے کئی نام ہیں ۔ ایک شبل برہمہ ہے ای
شدھ برہمہ ہے ایک پار برہمہ ہے ایک شبد برہمہ ہے ۔ برہمہ نام ہے
پرکاش کا ۔ شبد برہمہ کہتے ہیں ۔ جو پڑھے اور منن کرے جو پڑھتا ہے ا

مشق کرتا ہے۔ جو پھیلتا ہے اور پرکاش کرتا ہے۔ وہ شید برہمہ ہے شید برہمہ ہی رچنا کرتا ہے۔ اور پرکاش بھی شید برہمہ ہی کرتا ہے جو طاقت ہمارے جسم کو طاقت دیتی ہے۔ وہ شبل کی طاقت برہمہ ہے۔ شبل اچھی طاقت کو کہتے ہیں۔ شبل برہمہ کہاں رہتا ہے۔ یہیں دل کنول میں جوتی سروپ شبل برہمہ ہے۔ جرکٹی میں جو لال رنگ کا سورج ہے۔ وہ شبل برہمہ ہے۔ اگر دنیا کی ترقی تم کو درکار ہے یا تم دنیا کی اونتی چاہتے ہو تو لال سورج کا دھیان کیا کرو۔ یا شبل برہمہ کا دھیان کیا کرو شبل برہمہ پرکاش سروپ تمہارے انتر میں رہتا ہے۔

مہابیر دل والوں کو شبل برہمہ کا اپدیش دینا چاہئے۔ ہنومان کہتے ہیں جس میں خودی نہ ہو۔ جو مان کا ہنن کر دے۔ وہ ہنومان ہے دنیا نے ہنومان کو سمجھا ہی نہیں ہے۔ جس کی پوجا ہو۔ دنیا اس کو ہنومان کہتی ہے۔ میں نے اس کو شبل برہمہ کہا ہے۔ اپنے انتر میں تم جوتی سروپ کا درشن کیا کرو۔ لال رنگ کے سورج کا درشن کرو، تمہاری دینوی ترقی اور ادہنتی روحانی آپ ہی آپ ہو جائے گی تم دیکھتے ہو! ہنومان کے جسم کو یا مہابیر کے جسم کو سیندور لگایا جاتا ہے۔ راکھ نہیں ملی جاتی ہے اس لئے یہہ شبل برہمہ ہے جس سے ہم کو طاقت ملا کرتی ہے۔

شدھ برہمہ شدھ کہتے ہیں پاک صاف کو جب تمہاری اسمرت شدھ پاک صاف اور نرمل ہو کر اس درجہ سے گذر کر ستّ اور مہاستّ میں چلی جاتی ہے۔ تب وہاں پر سنکلپ نہیں اٹھا کرتے ہیں من سنکلپ نہیں

اٹھاتا ہے۔ وہاں پر چاندنی کا پرکاش ہے اس کو کہتے ہیں۔ شدھ برہم اس کے آگے پار برہم ہے ان دونوں برہموں کے درجہ سے پرے ہماری آتما کا اپنا ہی روپ ہے۔ جو نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ وہاں پر چرخی ہمیشہ چلتی رہتی ہے۔ وہ بھنور گپھا کا استھان ہے۔ جس کو لوگ سوہنگ پرش بھی کہتے ہیں۔ اس جگہ ہم کو یہ گیان ہو جاتا ہے کہ میں کون ہوں؟ اپنے انتر سے ورتی کی دھار نکلتی رہتی ہے۔ چونکہ اُسے گیان ہوا ہوا ہوتا ہے کہ میں کون ہوں اور یہہ ورتی میرے اپنے ہی انتر سے نکل رہتی ہے اس لئے سُرت اس میں پھنستی نہیں ہے من اس کو باہر کی طرف کھینچتا رہتا ہے۔ اور وہ ست گورو کے گیان کی سمجھ کی وجہ سے پھر واپس آ جاتی ہے۔ اس کو بولتے ہیں بھنور گپھا۔ بھنور گپھا میں کیا ہوتا ہے۔ بھنور ہوتا ہے۔ پانی اِدھر سے جاتا ہے پھر مڑکر اُدھر ہی کو آ جاتا ہے۔ پانی اِدھر سے آتا ہے۔ پھر مڑکر اُدھر ہی کو جاتا ہے۔ ورتی کی دھار کا اس طرح آنا جانا ہی بھنور گپھا ہے۔ یہہ پار برہم کا دیش ہے۔ اس سے آگے شبد برہم ہے۔ میں نے وششٹ کو رادھا سوامی مت کے لفظوں کا استعمال نہ کرتے ہوئے اس کے اپنے ہی لفظوں سے یعنے سناتن دھرم کے لفظوں سے کام لیا ہے۔ اور دکھا دیا ہے کہ تم اس طرح عمل شغل کیا کرو۔ ان لوگوں کو اس قسم کی تعلیم دینے کی ضرورت ہے کیونکہ یہہ لوگ ابھی گورو کی شرن میں نہیں آئے ہیں۔ یہہ لوگ اپنی عقل کے بل بوتے پر اپنے آپ کو ہی بہت تیز عقل سمجھتے ہیں۔ بدقسمتی ان کی ابھی

صاف نہیں ہوئی ہے۔ سیدھا مارگ یہہ لوگ نہیں جانتے ہیں کہ
ں کیا کرنا ہے۔ اس واسطے جب جب دھرم کی ہانی ہوتی ہے۔
جب جب اگیان اور اندھیرا جگت میں چھا جاتا ہے۔ اور جیوؤں
اشانتی آجاتی ہے۔ اس وقت وہ طاقت کسی نہ کسی روپ میں
ٹ ہوکر اس اگیان کو دور کر جاتی ہے۔ اور سنسار کے ہت کے لئے
ن کا پر کاش کر جاتی ہے۔ اس لئے کبیر صاحب۔ نانک صاحب
امی جی مہاراج نے یہہ تعلیم دی ہے۔ اس کلجگ میں، میں نے
انیت کے جھنڈے کے اوپر تین نشان لگا دئے ہیں۔ ست کبیر۔
و نانک اور رادھا سوامی صاحب اس کلجگ میں اگر کوئی دھرم اس
ت موجود ہے تو ان مہا پرشوں کی تعلیم ہے۔ اور ان مہا پرشوں کے
ت روپی بچن ہیں۔ گورو نانک صاحب کیا سکھلاتے ہیں۔ تم اپنے
کو خود متحد کرو۔ یہہ ان کی تعلیم ہے مگر اب سکھ کیا کر رہے ہیں۔ یہہ
آپ کو خود ہی الگ الگ اور علیحدٰہ علیحدٰہ کر رہے۔ یہہ جتنے
لی سکھ ہیں۔ یہہ سب کے سب اب کال اور مایا کے پجاری بن رہے
۔ گورو نانک صاحب کی تعلیم کو انہوں نے سمجھا نہیں ہے۔ ان کی
م ہے۔

"آپ آپ کو آپ پچھا نو"
"کہے نانک بن آپا چینھے۔ مٹے نہ بھرم کی کائی"

تم اپنے آپ کو پہچان لو۔ اس لئے میں مجبور ہوکر کام کر رہا ہوں

اس کام کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ مجھے اس کا علم نہیں ہے۔ ڈرگیان! تیرا بھلا ہو! یہہ سیٹھ درگا داس جی ہیں۔ میرے ذمہ یہہ ڈیوٹی تھی۔ داتا دیال کا میرے اوپر قرضہ یعنے رِن تھا۔ میں کام نہیں کرسکتا تھا۔ بنا سنٹر کے کام نہیں ہوتا ہے۔ میں نے درگا داس کو بنگلور سے لکھا کہ بچہ تم کام کرو۔ تم بہاری لال۔ اور یہہ جتنے لوگ ہیں ایک ٹھیکداری کر لو۔ جو اس میں دسواں حصہ آئے۔ اس میں سے تم دے دینا۔ تاکہ میں گورو کے رِن سے اُرِن یا سبکدوش ہو جاؤں یہہ مانوتہ مندر جو بنا ہے۔ یہہ میرا اپنا نہیں ہے۔ اس کا فونڈر (FOUNDER) ہے سیٹھ درگا داس یا ترلوک چند یا بہاری لال جنھوں نے اب تک اس کام میں تقریباً (بائیس ہزار روپیہ دیا ہے۔ ان تینوں کی رقم سے یہہ جگہ مانوتہ مندر بنی ہے۔ چونکہ یہہ فونڈر ہے اس کی رسم مہورت آج بارہ بجے دن کو نکلتی ہے۔ آج بارہ بجے دن کو انسانیت کا جھنڈا بلند ہو گا۔ سمجھتے ہو تم لوگ میری باتوں کو تاکہ ملک میں انسانیت کا راج آئے۔

ہنس سبھا کیا برنوں شوبھا۔ ہو وت جہاں شبدوں کی برشا
چمکت بجلی۔ گرج آکاسا۔ اور کیا کہوں عجب تماشا

باہر میں بھی ہنسوں کی منڈلی ہوتی ہے۔ گورو بچن کہتا ہے۔ اس کے بچن یا کلام با اثر شبد ہوتے ہیں سننے والے جو ان بچنوں کو سمجھتے ہیں ان کو شانتی ملتی ہے۔ اُتساہ ملتا ہے۔ اور خوشی ملتی ہے۔ باہر کے

شبدوں یا بچنوں سے صرف ہنس ہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ہنس
وہ لوگ ہوتے ہیں جن میں سمجھ بوجھ۔ بویک اور تمیز کا مادّہ ہوتا ہے
تبھی ان کی سلجھی ہوئی ہوتی ہے۔ اسی طرح انتر میں بھی ہنس ہوتے
ہیں یہہ راز کسی واقف کار ڈاکٹر سے پوچھو تو وہ تم کو بتلا دیگا جب
کسی انسان کی سُرت اپنے انتر میں جاتی ہے۔ اس کو ایک خاص قسم
کا رس ملتا ہے۔ خوشی ملتی ہے آنند ملتا ہے۔ اور گیان ملتا ہے۔ اگر وہ
سُرت اکیلی ہوتی ہے تب تو اُسے آنند کیسے ملیگا؟ ایک ایک میں وچار
نہیں ہوتا ہے۔ سار بچن (بڑی پوتھی) میں کلام آتا ہے

"مقر در جیا ہمرے دلیش"

جب سُرت اکیلی رہ جاتی ہے تو وہاں آنند کا سوال ہی نہیں پیدا
ہوتا ہے۔ سُرت کے ساتھ جب دوسری اور چیزیں ہوتی ہیں۔ تب
ہی انجھو گیان ہوتا ہے۔ دوسری چیزیں آپس میں مل ملا کر آنند پیدا
کرتی ہیں۔ ان دوسری چیزوں کا نام ہے "انو" انو ہنس کو کہتے ہیں۔
ہنس دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو باہر کے ہنس اور دوسرے انتر کے
ہنس۔ ان ہنسوں کی شکلیں مجھ جیسی ہوتی ہیں اکثر ہنس گولا کار بھی
ہوتے ہیں۔ گولا کار ہنس روشنی یا پرکاش کے انو ہیں۔ انو جانتے ہو کیا
ہیں جس طرح (AUTO MM) ہوتا ہے۔ اسی طرح روشنی
کے انو ہوتے ہیں۔ جب روشنی کے انو اکٹھا ہو جاتے ہیں تب ہی ہم کو
آنند ملتا ہے۔

انو تن میں ہوتے ہیں۔ تن ویرج کا استھان ہے۔ جو ویرج ہمارے انتر میں رہتا ہے۔ اس میں کیڑے ہوتے ہیں۔ یا (GERMS) رہتے ہیں۔ جرمس بالکل باریک، باریک ہوتے ہیں۔ نظر نہیں آتے ہیں ان کو خرد بین سے دیکھتے ہیں۔ وہ ظاہری آنکھوں کو نظر نہیں آتے ہیں۔ جب سُرت ابھیاس کرتی ہوئی اپنی کھوپری میں چلے جاتی ہے۔ تب وہ خود ایک قسم کی خرد بین بن جاتی ہے۔ وہ باریک سے باریک چیز کو اپنے انتر میں دیکھ سکتی ہے۔ میں نے بھی دیکھا ہے۔

ماسٹر موہن لال! سن رہے ہو تم میری باتوں کو! میں نے کیا کہا ہے آپ لوگ ہنس ہیں، ہنس صرف انو ہوتے ہیں۔ روشنی کے پرمانو اجو بالکل ہی چھوٹے چھوٹے پارٹ ہوتے ہیں۔ اور وہ نظر نہیں آتے ہیں روشنی کے ذرات! ان کا نام ہے۔ ہنس۔ ان ہنسوں کے وہاں ہونے کی وجہ سے ہماری سُرت کو اپنے انتر میں رس ملتا ہے۔ اور آنند ملتا ہے۔ جب یہہ سُرت ہنس منڈل کو چھوڑ کر انامی دھام میں چلی جاتی ہے۔ تو پھر وہاں پر صرف ایک واحد ذات ہی رہ جاتی ہے۔ نہ وہاں آنند ملتا ہے۔ اور نہ بے آنندی کی حالت رہتی ہے۔ نہ وہاں سُکھ ہے۔ اور نہ وہاں دُکھ ہے نہ وہاں میں ہے اور نہ وہاں تو ہے۔ نہ وہاں شستہ ہے اور نہ وہاں گورو ہے۔ پھر وہاں کیا ہے اس کو سنتوں نے اکال پُرش کہا ہے۔ اس اوستھا کا نام اکال پرش رکھا گیا ہے۔ باقی آتی ہے۔

"سُکھ دُکھ کے ایک پرے پرم سُکھ تا سُکھ جائے سمائی"

ہندو شاستروں نے اُسے پرم تتو کہا ہے۔ ہندو شاستر اسے گوسٹھ بھی کہتے ہیں۔ سوامی جی مہاراج نے اس کو انامی دھام کہا ہے۔ کیا اب بھی نہیں سمجھ میں آتی ہے بات تیرے پرم سنت کبیر صاحب نے اس کو رام کہا ہے:-

"ایک رام دشرتھ گھر ڈولے۔ ایک رام گھٹ گھٹ میں بولے
ایک رام کا سکل پسارا ایک رام ترگن سے نیارا"

جو ہمارا آدھے وہاں تک کوئی پہونچ نہیں سکتا ہے مگر اس کا اِشٹ دھارن کیا جاتا ہے۔ تاکہ اس کا سہارا لے کر اپنی سُرت کو ہر وقت چڑھا رکھنا ہوتا ہے۔ تاکہ سُرت کا جھنڈا ہر وقت اوپر ہی کو بلند رہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ تمہارا گیان، تمہارا اشٹ اور تمہارا گوسٹھ ہمیشہ اور ہر وقت اونچا ہی رہے۔ کبھی نیچا نہ ہونے پائے

"بنک نال کے نالے چھوٹے۔ سُکھن ندیاں بھرم پل ٹوٹے"

جب سُرت اوپر کو چلی جاتی ہے۔ تو پھر سوال جواب تک باقی نہیں رہتے ہیں۔ اس کے دل متعدد خیالات بھرم اور شنکائیں سب ناش ہوجاتے ہیں اس کے اپنے انتر میں اور باہر میں بھرم کے پل سارے ٹوٹ جاتے ہیں۔ پھر ست سنگ کرنے سے انکار نہیں رہتا ہے۔ میرے ست سنگ میں جتنے آدمی آتے رہیں ان کے وہم سارے ختم ہوجاتے ہیں ان کی شنکائیں دور ہوجاتی ہیں۔ ان کے سوال وجواب سارے ختم ہوجاتے

ہیں۔ پھر کیا رہ جاتا ہے۔ صرف جھنڈا چڑھانا ہی رہتا ہے

"ترکٹی گھاٹ بیٹھ مل دھوئی۔ مان سرو ور ڈُرمت کھوئی"

ترکٹی گھاٹ پر ابھیاس کرنے سے یہ میل سارا اتر جاتا ہے! کیسے!
تمہارے من کے اندر طرح طرح کے خیالات اُٹھتے رہتے ہیں۔ وہ خیالات
سارے کے سارے میل ہیں۔ جب سرُت کا دھیان تم کو آگیا۔ تمہاری
ورتی پر رحم گئی پھر میل سارا ختم ہو گیا۔ بات تو صرف اتنی ہی ہے مگر لفظوں کے
ہیر پھیر کو نہ سمجھ کر ہم جتنے لوگ ہیں سب لفظوں کے جال میں پھنسے
ہوئے ہیں۔ میل تو اپنے آپ ہی اتر گیا ہے۔ اگر تم بھی چلتے پھرتے اُٹھتے
بیٹھتے گورو سروپ کا دھیان رکھتے ہو یا رام کے روپ کا خیال کرتے ہو
جس کا تم نے اِشٹ باندھ رکھا ہے۔ اگر وہ سروپ تمہارے سامنے قائم رہتا
ہے۔ تو طرح طرح کے خیالات تمہارے دل میں اُٹھتے رہیں گے۔ چونکہ تم لوگ
بانی کے جال میں پھنس جاتے ہو۔ اس لئے میں نے بانی کے جال کو توڑنے
کے لئے یہہ کام کیا اس بانی کے جال کی وجہ سے ہم لوگ ایک دوسرے سے
الگ الگ ہو گئے ہیں اور جدا جدا بھِنّ بھِنّ ہو گئے ہیں۔ جس کے سبب نفرت
اور کدورت آپس میں رکھتے ہیں۔ ہم کو شانتی اصلی کبھی نہیں ملتی ہے۔
اور بھٹکتے پھرتے ہیں۔

"ہنس روپ ہوئے سرت سمائی شبد اگم دھن انتریامی
جہاں کے اوپر گاجی۔ رادھا سوامی ہو گئے راجی"

وہ کون رادھا سوامی دیال ہے جس کو تم راضی کرنا ہے۔ ارے بھائی!

ہی کو ... ان ہوتے ہوتا ہے تم ان کا بھرم یہی پڑے ہوئے ہو ... بھرم دل سے
نکل گئی تم آپ ہی آنند کے بھنڈار میں چلے گئے۔ تم ہی تو راضی ہوتے
ہوتا۔ تم کس غیر کو رادھا سوامی رادھا سوامی کہتے پھرتے ہو۔ تم ہی تو
ہو رادھا سوامی دیال! اس کا تجربہ مجھے ہو گیا ہے۔ چونکہ میں کسی کے
اندر نہیں جاتا ہوں صرف اِس خیال نے میری زندگی کو بدل دیا ہے
اس لیئے میں اب صاف بیانی سے کام لے رہا ہوں۔ دوسروں نے
پردے میں بات کو چھپا رکھا ہے۔ وہ وقت اور تھا! ان کا کلام ہے

"دھرم داس تو ہے لاکھ دوہائی۔ سار بھید باہر نہیں جائی"

"میں وہاں کا بھید چھپاؤں گی۔ گورو تو ہے کہیں الگ ہیں"

اس وقت موجودہ دور کلجگ کا ہے۔ آجکل بدھی لوگوں کی پرچنڈ ہو گئی
ہے۔ اس لیئے اب صاف بیانی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ تاکہ
لوگ بھول بھرم کے شکار نہ بنیں۔ گورو کا کام ہے اندھیکار کو مٹانا
اور بھول بھرم کا ناش کرنا ہے۔

"بھنور گپھا کی کھڑکی کھول۔ ست پرش کی سن لی بولی"

اس وقت کئی ست سنگی ہیں۔ بچارے انتر میں ابھیاس کرتے ہیں کوئی
کھڑکی دیکھتے ہیں۔ کوئی دروازہ لگا ہوا دیکھتے ہیں۔ مگر وہاں پر کھڑکی
نہیں ہوتی ہے۔ بانی بات کو صاف نہیں کرتی ہے۔ سنتوں نے اپنے
اپنے لفظوں سے کام لیا ہے۔ ابھیاس میں نے بھی کیا ہے۔ بھنور گپھا
کیا ہے میں نے تم کو بتلا دیا ہے۔ جب تم کو گیان ہو گیا ہے تو بھرم تمہارا

تمہارا جاتا رہا۔ تو پھر تم کیوں الجھن میں پھنستے ہو!

اکثر ویدانتی کہتے ہیں وہی بات۔ جو میں اب کہہ رہا ہوں۔ ابھیاس اور شخل کرتے کرتے جب انسان کا من شُدھ ہو جاتا ہے تو پھر وہ سوچتا ہے کہ یہہ تو میرا ہی من ہے۔ جو اُتپات مچا رکھا ہے۔ تب وہ اس من سے ہٹ کر خود اپنے آپ میں آ جاتا ہے یا اپنی ذات میں چلا جاتا ہے۔ تب وہ اس خیال کو چھوڑ دیتا ہے کہ بھنور گپھا کی کھڑکی کونسی ہے۔

ماسٹر موہن لال! سن رہے ہو۔ میری باتوں کو! تم بھی تو ویدانتی ہو۔ تتو کا گیان ہو گیا ہے۔ تمہارے اندر سے خیال اُٹھ کر کہتا ہے کہ یہہ تو میرا ہی من ہے۔ کسی دوسرے کا من نہیں ہے۔ یہہ جو عادت ہے۔ اس کے سوچنے کی اور مڑ مڑ کر ٹوٹ جانے کی اسی کو بھنور گپھا کی کھڑکی کھولنا کہتے ہیں۔ پھر کیا ہوتا ہے۔ اس کے آگے من نہیں رہتا ہے وہ کیول پرکاش اور نور ہو جاتا ہے۔ پھر وہاں پر سنکلپ وکلپ نہیں اٹھتے ہیں اور خیالات پراگندہ نہیں پیدا ہوتے ہیں۔ جب من ہی ختم ہو گیا۔ تو پھر ایک ہی ستّا میں رہ جاتی ہے۔ یہہ ستی جانتے ہو کیا ہے۔ اپنا آپا ہے ہمارا ہے "ہیناہے" ہم ہیں۔ میں تو کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر پھر کہنا سننا بھی نہیں رہتا ہے اپنے ہے پنے کا وچار تک نہیں رہتا ہے۔ بلکہ وہ خود بھی اس ہے پنے کا روپ ہو جاتا ہے۔ اس ہے پنے کا روپ ہو جاتا ہی دوست مل گئے ہے۔

"ہنس بھی اگوانی دھائے ۔ الکھ لوک سے لینے آئے
سرت شرومنی پہونچی دھائی ۔ الکھ پرش کے درشن پائی"

جی چاہتا ہے ۔ اس راز کو کھول دوں ۔ مگر جنھوں نے ابھیاس نہیں کیا ہے ۔ وہ کیا سمجھیں گے میری باتوں کو جب کبھی کسی کی سرت خود پرکاش اور شبد روپ ہو جاتی ہے ۔ میں نے تم سے کہا ہے کہ ہر ایک چیز کے انو ہوتے ہیں ۔ انو جانتے ہو کیا ہیں ۔ یہہ گھڑی ہے ۔ اس کے ایک ایک ذرے میں دو نوں تتو (   ) اور (   ) موجود رہتے ہیں ۔ ایک ایک ذرہ میں یہہ موجود رہتے ہیں ۔ تب ہی تو یہہ گھڑی جوڑی ہوئی ہے ۔ اور دکھلائی دے رہی ہے ۔ اس کو بولتے ہیں ہنس اگوانی آئے ۔ جب سرت اس میں لے ہو جاتی ہے تو وہ پرکاش اور شبد کو بھولنے لگتی ہے تب پرکاش اور شبد بھی ختم ہونے لگتے ہیں ۔ اس حالت کا نام ہے الکھ لوک ! میری سمجھ میں یہہ آیا ہے ۔ افسوس ہے ! سوامی جی مہاراج نہیں ہیں حضور مہاراج نہیں ہیں ۔ نہیں تو میں ان سے سوال کرتا ۔ لکھ تو تم نے دیا ہے بانی میں ۔ اس بانی کو پڑھ کر ! میرے جیسے دیوانے ! بارہ بارہ گھنٹے ابھیاس کر کے تھک گئے ہیں کہ الکھ لوک کیا ہے ؟ اگم لوک کیا ہے ؟ ست لوک کیا ہے ؟ بھنور گپھا کیا ہے ؟ میں نے بارہ (۱۲) بارہ گھنٹے ابھیاس کیا ہے روزانہ ڈائریاں لکھا کرتا تھا داتا دیال کو ۔ اب میری سمجھ میں بات آ گئی ہے مگر چونکہ یہہ کرنی کا مضمون ہے ۔ کتھنی کا مضمون نہیں ہے اس

واسطے اگر تم ابھیاس کروگے یا کرنی کروگے۔ تو تم کو خود آپ ہی پتہ لگ جائے گا کہ یہہ کیا چیز ہے۔

" نانا بدھی جہاں بحت بدھائی ہنس ہی مل آرت لائی
اگم لوک جائے جھنڈا گاڑا۔ اگم پرش کا بھید اگھا ڑا "

اگم لوک میں جھنڈا گاڑا۔ یہہ اگم لوک کیا ہے۔ یہہ گیان! کہ سُرت اس ذات اکال پرش کی انش ہے۔ اور میں اس دنیا میں اس کی موج سے کھیل کرنے کے لئے آیا ہوا ہوں۔ اس گیان کو رکھنے کا نام ہے اگم لوگ میں جھنڈا گاڑنا۔ گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کہتے ہیں۔

" میں ہوں ست پرش کا داسا۔ جگ میں آیا دیکھیں تماشا "

اس اوستھا میں سُرت کا ہمیشہ قائم رہنا۔ گیان حاصل کرنے کے بعد پھر اس دنیا میں آکر دنیا کے کاروبار کو اس طرح کرنا جس طرح ہم پردیس میں رہتے ہیں مسافر ہیں۔ اس اوستھا کا نام ہے۔ اگم لوک! یہہ میں کیوں کہہ رہا ہوں کیونکہ میں نے اپنی عمر ساری تخمل ابھیاس کھو دی ہے۔ ابھیاس کرتے کرتے مجھے کیا ملا ہے۔ میں اپنی آتما سے پوچھتا ہوں نیقر چند! تو (۹۵) اسّی سال کا ہو گیا ہے۔ تجھ کو کیا ملا ہے۔ اس ابھیاس سے ؟ آنند ملا ہے۔ خوشی ملی ہے شانتی ملی ہے۔ گیان ملا ہے۔ کیا گیان ملا ہے۔ یہی کہ میں ایک چیتن کا بلبلہ ہوں جو اس اناجی دھام کی حرکت کی وجہ سے میرے یہ چیتن تاآئی ہے اور میں دنیا میں آیا ہوا ہوں۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آیا ہے کہ اس سے آگے میں ابھیاس کرکے کہاں جاؤنگا۔ اب یہی بات میری سمجھ میں آئی ہے کہ مالک کل ایک تو ہے

اس کا کسی کو آج تک بھید نہیں ملا ہے۔ وہ اپرم پار ہے۔ اس کا وار پار نہیں ہے
اس پرم تتو کا میں ایک انش ہوں۔ میں اس شریر میں آیا ہوا ہوں۔ میرا اصلی
روپ وہ ہے! میں اس دنیا میں رہتا ہوا جیون مکت دشا میں رہتا ہوا۔ ودیہہ
گتی میں رہنا ہی اگم لوک میں جھنڈا گاڑنا ہے کیا فرق ہے سناتن دھرم کی تعلیم
میں! کیا فرق ہے جین دھرم کی تعلیم میں! اور کیا فرق ہے رادھا سوامی متّ
کی تعلیم میں سب لوگ ایک ہی بات کہتے ہیں۔

"جیون مکت سوئی مکتا ہو"

تو جیون مکت گتی کب آتی ہے۔ جب یہہ سادھن کرتے کرتے
یہہ شاغل کو انبھو ہو جاتا ہے کہ میں کون ہوں؟ یہہ سادھن ملبا
نہیں ہے۔ داتا دیال فرمایا کرتے تھے کہ یہہ چھ مہینے کا کورس ہے

"کہہ نانک بن آپا چینھے۔ مٹے نہ بھرم کی کائی"

اس خیال کو لے کر میں نے اس جھنڈے کو گاڑا ہے۔ ہم سب
انسان اس مالک کل کی انش ہیں۔ ہم سب لوگ بھرم میں آئے
ہوئے ہیں ہم کو گیان نہیں ہے۔ ہم کو اس من نے دنیا میں نانا پرکار
کی باسناؤں میں پھنسا رکھا ہے۔ ہم اپنے روپ سے وچلت ہو گئے
ہیں۔ اس لئے ست سنگ کرکے گیان حاصل کرکے۔ ابھیاس کرکے
اگر ہم کو معلوم ہو جائے کہ ہمارا روپ کیا ہے تو پھر اس گیان سے
ہمارا جھنڈا بلند رہے گا۔ تب ہم اِس دنیا میں رہتے ہوئے اور سارے
کام کاج کرتے ہوئے سویم نشکام کرنے کے عادی ہو جائیں گے۔ اس کے

RS ۱۴

انسان جو کا جھنڈا بلند

آنے گے بعد میں کہونگا اب بارہ بجے جھنڈا چڑھ

دُرگا داس کو میں سچے دل سے آشیرواد دیتا ہوں

اگر مجھے تیرے گھر پہونچنا ہے۔ تو تو درگا داس کو میر

گھر پہونچا دینا۔ میں بے شک نہ پہونچوں ۔ مجھے دو

اس کا مجھے کوئی افسوس نہیں ہے ۔ میں اس درگاداس کا

ذمہ داتا دیال کا حکم تھا۔

انہوں نے مجھے کام دیا تھا اس نے میر

یہہ فونڈر ہے۔

انوتہ مندر کا۔ اس لئے میں سچے دل سے

چاہتا ہوں ۔

WISH FOR HIM

یوں تو آپ سب لوگوں نے بھی مدد کی ہے۔ ب

نے مدد کی ہے۔ سوامی پریاگ لال نے مدد کی ہے۔ ما

نے مدد کی مگر یہہ درگا داس اس کا فونڈر ہے اس لئے میں

اس کا فوٹو یہاں ہمیشہ لگا رہے ۔ اس پر لکھا رہے۔

DASS THE FOUNDER OF THE BE

TEMPLE HOSHIARPUR (PUNJAB)

سب کو رادھا سوامی! آپ سب لوگوں کا بھلا چاہنے والا شبھ

۱۸/اپریل ۱۹۶۷ء

فق

م نام کی مہما کا گیت گاؤ جو اس کلجگ کا خاص دھرم ہے

ا بھید ہے۔ سب کا سارا۔ نام دکھوں سے دے چھٹکارا
م لے تر لوکی پارا۔ تو ڈھونڈ ھے جیجیا رس دوارا
ام ادم ہے۔ نام ہے سو ہنگ۔ نام ہی سارنگ نام ہی رارنگ
م ست ہے رست کی دھن۔ نام کی دھن اوپنچے چڑھے سن
نج نام کا لیکر بھید گا بخ نام مٹے سب کھید
ن گورو نام ہاتھ نہیں آوے گورو ملے تب نام بتاوے
ام شرون کر۔ نام منن۔ نام دھار چت ندھیا سن
ساکشات جب نام کریگا نہیں تو جگ کے بوجھ مریگا
رادھاسوامی ست سروپ۔ نام دان دے بیٹا بھوکپ

ساکھی

نام جواتی ایک ہے پاپ جواتی ہزار
یک انی گھٹ سنچرے جار کرے سب چھار

رادھا سوامی نام گا کر واسنا کا تیاگ
نام کو سن گھٹ میں سدا جاگے جیو کے بھاگ

نام سے آوے کرانتی چمک دمک مکھ نور
شیو جی نے دھارن کیا چندر للاٹ بھرپور

نام ویراگ کو دھار کر کر گورو کا ست سنگ
سفلی سے علوی بنے چڑھے گورو کا رنگ

نانک کبیر رادھا سوامی نے مہما گائی نام
شبد سرت کا بھید دے نج گھر میں بسرام

کلجگ کا ہے دھرم یہہ نام گورو سے لے
سرت کو نام میں دے پرو بے فکری گھر لے

نام سے آوے شانتی دکھ سنکٹ کٹ جائے
سکھ آپے کا گیان ہو بھول بھرم مٹ جائے

منشی لال کی پرارتھنا

چلو سب مل کر درشن کرنے
گورو پَرَم دیال پد ہارے ہیں
جن کی کرپا سے پتت جیوٗ
لاکھوں ہی بھوَسے تارے ہیں
دُکھی جیوٗ کو انگ لگا کر
سنکٹ ہرتے دُکھ دور کریں
جگ کلیان جگت میں آئے
سنت ست گورو وقت ہمارے ہیں
نبل۔ ابل۔ اگیانی جیوٗ
جو ست سنگت میں آتے ہیں
بھید بتلا کر نج گھر کا
یہہ سب کے کاج سنوارے ہیں
دی سمجھ بوجھ ہم کو ایسی
ہم گن گا گا ہر کھاتے ہیں
اُن چرنوں پر اب بلہاری
منشی کے یہہ ہتکاری ہیں

وہ مات پتا اور سمبند ھی
گورو داتا اِشٹ ہمارے ہیں
انسان بن کر تم پریم کرو
گھٹ گھٹ میں جوت اُبارے ہیں
درشن کرنا ہو مالک گُل
درشن کرلو چرنوں سے مِل
دُکھی دین دُکھیارے جیووں کا
پل میں کشٹ نِوارے ہیں
رادھا سوامی ست سنگت میں
سب بھید دیا اپنے گھر کا
گھر پہونچائے ان کو اپنے
جو کرنی مارگ دھارے ہیں

وشو پریمی مُنشی لال
منشیہ بنو کاریالیہ
دیال کمپونڈ — علی گڑھ (یوپی)

شکریہ!

رسالہ دیال کی اشاعت کے لئے حسب ذیل مہاپرشوں نے بھینٹ بھیجی ہے جو قبول کی گئی۔ ادارہ دیال اپنی نیک دلی تمنائیں اور شبھ سنکلپ پیش کرتا ہے۔

۱) * پرم سنت دیال پنڈت فقیر چند جی مہاراج ہوشیارپور	عہ ۱۰
۲) * ڈاکٹر رام چند جی مہتا امرتسر پنجاب	صہ ۵
۳) * شری لچھمن راؤ جی ڈاکٹر نظام آباد حیدرآباد	۲۴۰ مائللعہ
۴) * شری یادگیری صاحب سکندرآباد	۱۵ عہ
۵) * شری نرسنگ راؤ جی عثمان شاہی مل ناندیڑ	۲۰ عہ
۶) * شری سیٹھ وینکٹیا جی ضلع کریم نگر	۱۰۰

شبھ چنتک

نند و بھائی

نظام آباد اے پی

شبد

کٹی مصیبت سے رات ساری
کن آفتوں سے سحر ہوئی ہے
نہ دن کو چین اور نہ شب کو راحت
یہ عمر یوں ہی بسر ہوئی ہے
گناہ غفلت کی زندگی کیا
جو بیدلی ہے تو بندگی کیا
جو آئی پیری تو راز پایا
ہمیں اب اپنی خبر ہوئی
نظر پڑی بُت کی ہم پہ جس دم
بدل گیا دل کا حال یہ ہم
ہماری حالت عجیب ہے کچھ
اُدھر کی دنیا اِدھر ہوئی ہے